بتایا کرتے ہیں۔ کہ تمہارے گھر میں یہ ہے۔ تم یہ کھا کر آئے ہو۔ یا وہ کھانے پینے کی چیزوں اور مال کے متعلق جائز و ناجائز کا حکم دیا کرتے ہیں۔ جب آخری بات ثابت ہے۔ جیساکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا۔ مردار نہ کھاؤ۔ دم مسفوح نہ کھاؤ۔ خنزیر نہ کھاؤ۔ مآ اھل بہٖ لغیر اللہ نہ کھاؤ۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے حکم الٰہی کو واضح کیا۔ کہ یہ چیزیں کھانے کی ہیں یہ نہ کھانے کی اتنا مال جمع کرنیکی اجازت ہے۔ اتنا اس میں سے خدا کے نام دینا چاہیئے۔

ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم کے معنی بھی اسی توضیح سے کھل گئے۔ یہودی اپنی بدعملیوں کی وجہ سے بعض چیزوں سے بعض نعمتوں سے محروم ہو گئے تھے۔ فرمایا تم میری فرمانبرداری کرو۔ وہ نعمتیں پھر اللہ تمہیں میسّر کر دیگا۔

شیعہ صاحبان کی اصولی غلطی

اللہ تعالےٰ نے تو اصولی اور کلیہ قاعدہ ابتدائے آفرینش سے ہی مقرر فرما دیا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی اور لننصر رسلنا اور کہ والعاقبۃ للمتقین اور اسی قاعدے اور دستور کے موافق حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام سے لیکر ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک سارے ماموران الٰہی کی سوانحعمریوں کو دہراتے اور نظر ثانی کرتے جاؤ بفضل الٰہی کہیں بھی اس قانون الٰہی کے خلاف نہ پاؤگے۔ گو بعض موقعہ پر مخالفین کو بھی حجت پوری کرنے اور پیمانہ پورا ہونے تک مہلت دیگئی ہو۔ پھر کسقدر شیعہ صاحبان کے رونے پر رونا اور دست تاسف ملنے پر افسوس آتا ہے۔ کہ ایک اٹل اور نہ خطا کرنیوالے قانون الٰہی کے برخلاف محض کورانہ تقلید سے اہلبیت پاک کا نہایت ذلت اور حقارت سے مارا جانا اور دربدر مارا مارا پھرنا بیان کرکے آل رسول کی تحقیر کے علاوہ اسلام کی پاکدامنی پر ایک بدنما دھبّہ لگانیکی گویا کوشش کرتے ہیں۔

کیوں نہیں مقررہ و معینہ طریق الٰہی کو مدنظر

رکھتے ہوئے اہلبیت پاک کی کامیابی اور دونوں جہان میں سرخروئی اور غالب و فتحیاب ہونا اور دشمنانِ اہلبیت کا ناکام اور دونوں جہان میں تباہ اور مغلوب اور شکستہ حال اور ذلیل و خوار ہونا بیان کیا جاتا کیسی شرم کی بات ہے۔ کہ جن کو لعنتی اور مردود اور کتوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہو ان ہی کی اولوالعزمی اور بہادری اور رعب وداب سرعام مجلسوں میں نہایت فصیح بلیغ نظم نثر میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گویا وہ اب بھی ہماری نظروں کے سامنے بڑے کروفر سے کرسیوں اور مسندوں پر شاہانہ نشست سے تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ یا گھوڑوں پر سوار پورے ہتھیاروں سے بہادرانہ جاہ و جلال سے پھر رہے ہیں۔ ادھر اہل بیت پاک ہیں کہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ننگے سر ننگے پاؤں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں۔ برہنہ اونٹوں پر سوار یا پیادہ یزیدیوں کے درباروں میں بہت ہی بری حالت میں پیش ہوتے ہیں۔ شیعہ صاحبان کے خیال میں جس قدر ذلت اور حقارت اور خستہ حالی زیادہ بیان کیجاوے۔ اسی قدر رقت زیادہ ہوگی۔ پھر اتنا ہی ثواب زیادہ ملیگا۔ میرے خیال میں جس طرح مسیحی صاحبان اپنے لغو اور بیہودہ اور خلاف عقل ونقل کفارے کی خاطر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی لعنتی کبھی مصلوب کبھی دوزخی بناتے ہیں پھر کہیں قبر میں کہیں آسمان پر کہیں خودکشی کرنیوالا اور لوگوں کا ضامن دغیرہ وغیرہ گردانتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح شیعہ صاحبان بھی اپنی خیالی اور موہومی نجات کو رقت اور رونے ہی پر منحصر اور موقوف سمجھکر اپنے رونے پیٹنے کا سامان بہم پہنچانیکے لیئے اہلبیت پاک کی یہ گت بناتے ہیں۔ داناؤں نے سچ فرمایا ہے۔ کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہی اس سے زیادہ حیران کرنیوالی بات کیا ہوگی۔ کہ فضائل اور مناقب بیان کرتے وقت تو کہا جاتا ہے۔ کہ خدا کے گھر کے مختار ساری خدائی کے وارث سیاہ سفید کے مالک مظہر ذات الٰہی مہبط وحی خدا غرضیکہ اللہ تعالےٰ سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والے صرف اہلبیت پاک ہی ہیں اور بس۔ پھر اسقدر کامیابی کے بعد بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تھوڑی سی اور قلیل متاع

دنیوی کے لیئے کُڑھتے اور جلتے رہے۔ جن کی پیروی اور محبّت سے اور لوگوں نے بھی بہشتی زندگی حاصل کی۔ اور جنکا نمونہ اور اسوہ دیکھکر ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی نجات ابدی کے وارث اور مالک بنگئے وہ خود بیچارے بقول شیعہ صاحبان حرص دنیا حُبِّ جاہ۔ تکبّر۔ کینہ۔ غصّہ۔ خواہش نفسانی وغیرہ وغیرہ رذائل سے بھی نہ چھوٹ سکے۔ باطنی اور روحانی نعمتوں کے علاوہ ایک ظاہری اور موٹی سی کامیابی جس کو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ قابلِ غور ہے۔ سادات عظام کی غلامی کو لوگ اپنا فخر اور باعث عزت سمجھتے ہیں۔ غلام حسنؑ۔ غلام حسینؑ۔ غلام علی۔ غلام عباس۔ غلام فاطمہ وغیرہ وغیرہ نام رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی دوسری قوم کا آدمی بھی اپنے تئیں سیّد ظاہر کرے۔ تو اس مصنوعی اور نقلی سیّد صاحب کی بھی اصلی اور حقیقی سیّد صاحب جیسی ہی آؤبھگت اور توقیر کیجاتی ہے۔ برخلاف اسکے یزید شمر وغیرہ وغیرہ کی غلامی تو درکنار کوئی شخص اپنا یا اپنی اولاد کا ان کے نام پر نام بھی رکھنا گوارا نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی شخص اپنے تئیں انکی اولاد میں ہونا ظاہر کر سکتا ہے۔ بلکہ اب تو گالی گلوچ اور برا بھلا کہنے کے طور پر انکے نام استعمال کیے جاتے ہیں بھری بھری مجلسوں میں ایسے ناپاکوں نامرادوں کا جاہ وجلال۔ تزک واحتشام وکامیابی اور اہلبیت پاک کی بیکسی بے بسی اور ناکامی اور نامرادی بیان کر کے اپنے رونے پیٹنے اور رقت کا مصالح طیار کرنا حقیقی نجات اور قرآن مجید سے منہ پھیرنے والے صاحبان ہی کا کام ہے۔ اور بس۔

گلاب الدین رہتاسی

زوال بغداد

مولوی عبد الحلیم صاحب شرر مشہور مورخ وناولسٹ کا نام کافی ضمانت ہے اس بات کی کہ "زوال بغداد" جس میں دکھایا گیا ہے کہ بغداد کے شیعہ سنیوں کے جھگڑوں نے کس طرح بغداد کے ایسے عظیم الشّان شہر کو تباہ عرب کی اسلامی سلطنت اور نسل عباس کو استیصال کیا کیسا دلچسپ دردناک اور نتیجہ خیز ناول ہے۔ اسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے ہولناک واقعات کی تہ میں دراصل چھوٹی چھوٹی خود غرضیاں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ اور بعض مفسدہ پرداز شر انگیز نچلی نہ بیٹھنے والی طبائع محض تفنن طبع کے طور پر دو شخصوں کو مذہبی یا پولیٹکل سوال پیدا